Pathway to Ilm

ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 29 | جمادی الأولی 1448 / نومبر 2026

رسول اللہ ﷺ کے حقوق – حصہ دوم

دوسرا حق: آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر

رسول اللہ ﷺ کا ایک اہم حق یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی تعظیم کی جائے، آپ کا احترام کیا جائے اور آپ کی توقیر بجا لائی جائے۔ اس حق کی ادائیگی کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ ﷺ پر کثرت سے درود و سلام بھیجا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

’’بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔‘‘ (سورۃ الاحزاب، 33:56)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ پہلے یہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ خود اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور ان کے فرشتے بھی ایسا کرتے ہیں، پھر اہلِ ایمان کو بھی اس کا حکم دیتے ہیں۔ اس سے رسول اللہ ﷺ کے بلند و بالا مقام و مرتبے کا اظہار ہوتا ہے اور اہلِ ایمان کو ترغیب ملتی ہے کہ وہ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیج کر آپ کی تعظیم و توقیر کا حق ادا کریں۔

جب درود کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد نبی کریم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت، آپ کی مدح وثنا اور آپ کو عزت و شرف عطا فرمانا ہے۔ فرشتے آپ ﷺ کے حق میں دعائیں کرتے ہیں، جبکہ اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ سے آپ ﷺ کے لیے رحمت و برکت اور سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ پر درود کس طرح بھیجا جائے تو آپ ﷺ نے انہیں یہ درود سکھایا:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ، وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ، وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اس بظاہر مختصر عمل کا اجر بہت عظیم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند فرماتا ہے۔‘‘

(سنن النسائی: 1297)

رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں یہ تنبیہ بھی فرمائی:

’’بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے، لیکن وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔‘‘ (جامع الترمذی: 3546)

لہٰذا ہر مومن کو چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کو اپنی روزمرہ زندگی کا معمول بنائے، خصوصاً جب بھی آپ ﷺ کا مبارک نام ذکر کیا جائے۔

ماخوذ از: مولانا احمد مُعِم صدیقی، الایمان کالج نیوز لیٹر، شمارہ 29، صفحات 5–6۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی 100 سنتیں

36
جگ یا بوتل سے براہِ راست منہ لگا کر نہ پئیں، بلکہ پہلے اس میں سے پانی گلاس میں انڈیلیں، پھر پیئیں۔

37
تین سانسوں میں پانی پئیں، یعنی تین گھونٹ لیں اور ہر گھونٹ کے بعد برتن منہ سے الگ کر لیں۔

38
پانی پینے کے بعد الحمدللہ کہیں۔

39
عشاء کی نماز کے بعد جلد سونا سنت ہے۔

40
سونے سے پہلے گھر والوں کے ساتھ دین سے متعلق باتیں کرنا سنت ہے۔

حضرت ضِماد بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

زمانۂ جاہلیت ہی سے حضرت ضِماد بن ثعلبہ ازدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے قریبی واقف کار تھے۔ وہ جادو اور اس جیسی دیگر بیماریوں سے متاثرہ لوگوں کا علاج مختلف منتر اور دوسرے طریقوں سے کیا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو نبوت عطا ہونے کے بعد وہ مکہ مکرمہ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ لوگوں کا ایک گروہ آپ ﷺ کے پیچھے چل رہا ہے۔ ان میں سے بعض آپ ﷺ کو جادوگر اور کاہن کہہ رہے تھے، جبکہ کچھ لوگ آپ ﷺ کو نعوذ باللہ دیوانگی میں بتلا قرار دے رہے تھے۔

حضرت ضِماد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''میں جنون کا علاج کرنے میں خاص مہارت رکھتا ہوں۔ آپ مجھے اپنا علاج کرنے کی اجازت دیجیے۔ شاید اللہ تعالیٰ میرے ہاتھوں آپ کو شفا عطا فرما دے۔''

اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے خطبۂ حاجت کے الفاظ ارشاد فرمائے:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں! ہم اسی کی حمد کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے، اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑ دے، اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور سچے رسول ہیں۔''

حضرت ضِماد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ اپنے یہ الفاظ ایک مرتبہ پھر دہرائیے۔ اللہ کی قسم! میں نے بہت سا کلامِ منظوم پڑھا ہے اور کاہنوں کے بہت سے منتر اور ورد بھی سنے ہیں، لیکن ایسے الفاظ کبھی نہیں سنے۔ اللہ کی قسم! یہ کلمات بلاغت و فصاحت کے سمندر کی گہرائیوں میں اترے ہوئے ہیں۔ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور سچے رسول ہیں۔''

اس طرح حضرت ضِماد رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا اور اپنی قوم کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت بھی کی۔

ماخذ: محمد ادریس کاندھلوی، سیرۃ المصطفیٰ (ص: 76)

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی اسلام میں صدقہ شمار ہوتا ہے؟ اسلام ایک مسلمان کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ دوسروں کی سلامتی اور بھلائی کا خیال رکھے، خواہ اس کے لیے کوئی بظاہر معمولی سا کام ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ راستے سے تنکا، پتھر، کچرا یا کوئی بھی ایسی چیز ہٹانا جو لوگوں کے لیے تکلیف یا نقصان کا سبب بن سکتی ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر و ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حسنِ اخلاق صرف عبادت کے بڑے بڑے اعمال تک محدود نہیں، بلکہ روزمرہ کے وہ کام بھی اسلام میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں جن سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔'' (صحیح البخاری، 2989)

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔'' (صحیح مسلم، 41)

بعض علماء نے اس بات میں ایک حکمت بیان کی ہے کہ اس حدیث میں زبان کا ذکر ہاتھ سے پہلے کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زبان سے پہنچنے والی تکلیف انسان کے ماضی، حال اور مستقبل، تینوں کو متاثر کر سکتی ہے۔ الفاظ پرانے زخموں کو پھر سے تازہ کر سکتے ہیں، کسی کو حال میں دکھ پہنچا سکتے ہیں، یا افواہوں، بہتان اور جھوٹے الزامات کے ذریعے اس کے مستقبل کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ جسمانی زخم تو وقت گزرنے کے ساتھ بھر سکتا ہے، لیکن تلخ اور تکلیف دہ الفاظ کا درد کئی برسوں تک دل میں باقی رہ سکتا ہے۔

یہ حدیث ہمیں اس بات کی بھی یاد دہانی کراتی ہے کہ ایک مسلمان کو کسی بھی صورت میں دوسروں کے لیے تکلیف یا پریشانی کا سبب نہیں بننا چاہیے۔ اگر لوگوں کے راستے سے رکاوٹ ہٹانا صدقہ ہے تو خود راستے میں رکاوٹ پیدا کرنے کو بھی معمولی بات نہیں سمجھنا چاہیے۔ افسوس کہ بعض اوقات لوگ اپنی گاڑیاں دوہری قطار میں کھڑی کر دیتے ہیں یا دوسری گاڑیوں کا راستہ روک لیتے ہیں، خصوصاً مسجد میں حاضری کے وقت، جس سے دوسروں کو پریشانی اور دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح سڑکوں، فٹ پاتھوں اور عوامی مقامات پر کچرا پھینکنا بھی نقصان دور کرنے کے بجائے نقصان پہنچانے کا سبب بنتا ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کو نہ صرف دوسروں کو تکلیف پہنچانے والی چیزیں ہٹانے کا خیال رکھنا چاہیے، بلکہ اپنے قول و فعل سے بھی اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ دوسرے لوگ اس کی وجہ سے کسی تکلیف یا نقصان سے دوچار نہ ہوں۔

ہمارے پہلے شائع شدہ مضامین اور نیوز لیٹر کے لئے ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیں اور مندرجہ ذیل لنک کو دبائیں:
www.pathwaytoilm.info